سوال

(72) جوڑوں کے درد کے لیے چھلہ یا کپڑا پہننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جوڑوں کے درد اور سوجن (روماٹیزم) کے لیے لوہے کا چھلہ یا کپڑا پہننا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یاد رکھیے دوا شفایابی کا ایک سبب اور ذریعہ ہے، اور اسے سبب بنانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور سبب وہی جائز ہو سکتا ہے جسے اللہ نے سبب بنایا ہو۔ اور اسباب جو جائز اور مشروع ہیں دو طرح کے ہیں:

1۔ شرعی اسباب مثلاً قرآن کریم کی آیات پڑھ کر پھونکنا یا دعائیں کرنا اور پھونکنا، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ کے بارے میں اپنے صحابی سے فرمایا تھا: "تجھے کس نے بتایا تھا کہ یہ دَم بھی ہے؟" (صحیح بخاری، کتاب الاجارہ، باب ما یعطی فی الرقیة۔۔۔، حدیث: 2156 صحیح مسلم، کتاب السلام، باب جواز اخذ الاجرة علی الرقیة۔۔۔ حدیث: 2201) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کے لیے دعا کرتے اور بعض اوقات پھونکتے بھی تھے، تو اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے، جس کے لیے شفا کا ارادہ کیا ہوتا، شفا عنایت فرما دیتا تھا۔

2۔ دوسری قسم کے اسباب وہ معلوم و معروف مادی ادویات ہیں، جن کا مفید ہونا شریعت اور ازروئے تجربات ثابت ہوا ہے، مثلاً شہد وغیرہ۔ اور ان دواؤں کا عملاً مؤثر ہونا ثابت ہونا چاہیئے، محض وہم وخیال نہ ہو۔ اگر تجربات سے ان کا مفید ہونا ثابت ہو چکا ہو تو انہیں بطور دوا استعمال کرنا جائز ہے، اللہ کے حکم سے شفا ہو جائے گی۔ اور اگر محض وہم و خیال ہی ہو کہ مریض کو بس کسی نفسیاتی راحت کا احساس ہوتا ہو اور مرض میں افاقہ لگتا ہو تو اس پر اعتماد کرنا، اور اسے دوا سمجھنا جائز نہیں، تاکہ انسان کسی طرح کے اوہام وخیالات کے درپے نہ ہو۔ تو یہی وجہ ہے کہ احادیث میں کوئی کڑا چھلہ پہننے یا دھاگی وغیرہ باندھنے کی منع آئی ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ ان سے کوئی بیماری دور ہوتی ہے یا کسی کا دفعیہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں نہ شرعی طور پر سبب ہیں اور نہ حسی اور مادی طور پر۔ اور جن چیزوں کے متعلق ان کا سبب ہونا شرعی طور سے یا حسی اور مادی طور سے ثابت نہ ہوا نہیں سبب بنانا یا سبب کے طور پر استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی چیزوں کو سبب سمجھنا اللہ تعالیٰ کے ملک وتدبیر میں داخل دینا ہے اور اس کے ساتھ شریک بنانا ہے۔ گویا بندہ اپنے طور پر ایسے اسباب گھڑتا ہے جن سے وہ اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ امام توحید جناب الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمة اللہ علیہ نے اپنی کتاب التوحید میں زیر عنوان "باب من الشرک لبس الحلقة والخیط ونحوهما لرفع البلاء أو دفعه" اس مسئلہ کو خوب نکھارا ہے (باب ہے اس مسئلہ میں کہ آفت و مصیبت ٹالنے یا دور کرنے کی غرض سے چھلہ پہننا یا دھاگی باندھنا شرک ہے)

اور میرا خیال ہے کہ سوال میں جو ذکر ہوا کہ کسی پنساری وغیرہ نے جوڑوں کی سوجن اور درد وغیرہ کے لیے جو چھلہ دیا ہے وہ اس قسم سے ہے۔ اور چھلے یا کپڑے پہننا نہ تو شرعی سبب ہیں اور نہ حسی اور مادی کہ روماٹیزم کے مریض کے لیے یہ کسی طرح مفید ہوں۔ تو اس مریض کو ان کا پہننا جائز نہیں ہے، حتیٰ کہ ان کے متعلق ثابت ہو کہ یہ شرعی سبب ہیں۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 125

محدث فتویٰ